© rasailojaraid.com

اس بنا پر الجمعیۃ اخبار پر جو مقدمہ چلایا گیا ہے اس سے طبعی طور پر سخت صدمہ اور ملال ضرور لیکن اس حیثیت سے خوشی بھی ہے کہ اس مقدمہ کے ذریعہ نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ ان تمام لوگوں کو جو ملک میں سیکولرزم اور جمہوریت کو اپنی اصلی شکل وصورت میں قائم دیکھنا چاہتے ہیں، موقع کہ زہر ہلاہل پر قند نبات کے جو غلافات چڑھے ہوئے ہیں وہ اُن کی نشاندہی کر کے حق اور باطل میں ا پیدا کر سکیں گے اور دنیا کو بتا سکیں گے کہ ظالم کون ہے اور مظلوم کون؟ ملک اور قوم کا حقیقی دشمن اور بدخواہ کون ہے اور صحیح معنیٰ میں خیر اندیش و خیر خواہ کون؟ یہ مقدمہ دراصل فسطائی ذہنیت کا چیلنج جسے ملک کے ہر جمہوریت پسند کو بڑی خوشی اور جوش کے ساتھ قبول کرنا اور ہمت و مردانگی اور روشن دماغی و بیدار مغزی کے ساتھ اس کا جواب فراہم کرنا چاہیئے۔

سخت افسوس ہے کہ گذشتہ مہینہ ہمارے عزیز دوست اور ندوۃ المصنفین کے پرانے رفیق مظفر شاہ خا صاحب یوسفی اچانک راہی ملک بقا ہو گئے۔ موصوف کی عمر پچاس سال کے لگ بھگ ہوگی صحت بہت عمدہ تھی اور مضبوط توانا جسم رکھتے تھے۔ شب کے کسی حصہ میں کچھ کرب بے چینی محسوس ہوئی پلنگ سے اٹھکر صحن میں ٹہلنے لگے اسی عالم میں گر پڑے اور بیہوش ہو گئے اور صبح تک جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ مرحوم بڑے قابل اور لائق فائق تھے اُردو اور ہندی دونوں میں ایم اے تھے روسی زبان کا امتحان بھی اعلیٰ نمبروں میں پاس کیا تھا اُردو اور ہندی کے شگفتہ نگار ادیب تھے تقسیم سے پہلے اُن کی دو کتابیں ادارہ سے شائع ہوئی تھیں، ایک عرصہ سے "ماہنامہ آجکل" کے عملہ ادارت سے وابستہ تھے۔ اسی درمیان میں ایک اسکالرشپ پر دو برس امریکہ میں بھی رہ آئے تھے اور وہاں سے واپسی پر کناڈا۔ تمام یورپ اور مشرق وسطیٰ کی سیاحت کرتے ہوئے وطن پہونچے تھے اور اب پھر دوبارہ ڈاکٹریٹ کے لئے امریکہ جانے والے تھے کہ آخرت کا سفر پیش آگیا۔ اخلاقی اعتبار سے نہایت شریف۔ بڑے دوست نواز۔ ملنسار اور خلیق و متواضع اور شائستہ اطوار تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں مغفرت و بخشش کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے اور اُن کے بچوں و بیوہ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

© rasailojaraid.com